سوال

عقد نکاح کے بعد اللہ کی وجود میں شک کیا تو کیا تجدید نکاح لازمی ہے؟

جواب

لحمد للہ.

ل :

ر (131277) کے جواب میں گزر چکا ہے.

کا یہ کہنا کہ : شک مجھ پر سوار ہوگیا یہ اس کے مرتد ہونے کی دلیل ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

، دین اسلام میں واپس پلٹ آیا ہے تو ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے، اور اس کے گناہ معاف کر دے، اللہ سبحانہ و تعالی توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور بخشش طلب کرنے والوں کے گناہ بخشنے والا ہے.

ما کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور بے شک میں یقینا اس کو بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے، اور نیک عمل کرے، پھر سیدھے راستے پر چلے طہ (82).

ر ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

ان لوگوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے کفر کیا، اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا انہیں بخش دیا جائیگا الانفال (38).

ور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

"کیا تمہیں علم نہیں کہ اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے"

ر (121) مسند احمد حدیث نمبر (17372).

م :

، نے شک کے عرصہ میں عقد نکاح کیا تھا تو آپ کے لیے تجدید نکاح لازم ہے؛ کیونکہ کافر یا مرتد شخص کا کسی مسلمان عورت سے نکاح جائز نہیں، لیکن اگر عقد نکاح کے بعد شک ہوا ہو تو اس میں درج ذیل تفصیل ہے :

خصتی سے قبل تھا تو نکاح فسخ ہو گیا اور آپ کے لیے تجدید نکاح لازم ہے، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ فسخ نکاح ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب خاوند اور بیوی میں دخول سے قبل کوئی ایک مرتد ہو جائے تو عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح فسخ ہو جائیگا" انتہی مختصرا

نی (133/7).

ول کے بعد شک پیدا ہوا تو عدت پوری ہونے تک علیحدگی متوقف ہوگی، لہذا اگر توبہ کر کے دین اسلام میں داخل ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا، لیکن اگر دین اسلام میں واپس آنے سے قبل عدت ختم ہو جائے تو پھر نکاح فسخ ہو جائیگا، حنابلہ اور شافعیہ کا مسلک یہی ہے.

باقی فقھاء کے ہاں مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ ہو جائیگا.

ت ختم ہونے کے بعد عورت اپنے آپ کی مالک ہے، اسے کسی دوسرے سے نکاح کرنے کا حق حاصل ہے، اور اسے صبر کرتے ہوئے انتظار کا بھی حق ہے کہ ہو سکتا ہے وہ اسلام قبول کر لے، اور اس طرح وہ پہلے نکاح سے ہی اس کے پاس جا سکتی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم ۔

ر (21690) کے جواب کا مطالعہ کریں.

حیض والی عورت ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے.

یقہ یہ ہے کہ : عورت کا ولی دو گواہوں کی موجودگی میں کہے : میں نے اپنی فلاں بیٹی یا بہن کا نکاح تیرے ساتھ کیا، اور آپ کہیں : میں نے قبول کیا.

م :

سلام قبول کرنے کے بعد غسل کے وجوب میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، اور احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کرے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

و جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے، چاہے اصلی کافر ہو یا مرتد ہوا ہو، اسلام قبول کرنے سے قبل غسل کیا ہو یا غسل نہ کیا ہو، کفر کے عرصہ میں کوئی ایسی چیز پائی گئی ہو جس سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہ پائی گئی ہو، امام مالک اور ابو ثور اور ابن منذر کا یہی مسلک ہے.... لیکن ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس پر کسی بھی ح

ہماری قیس بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ کے پاس آیا اور میں اسلام قبول کرنا چاہتا تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پانی اور بیری کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا"

سے ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں حکم دینا یعنی امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے" انتہی

ن(132/1).

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

حوط یہی ہے کہ غسل کرے؛ کیونکہ اگر وہ غسل کر کے نماز ادا کرے تو سب اقوال کے مطابق اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر وہ بغیر غسل کیے نماز ادا کرے تو اس کی نماز صحیح ہونے میں اہل علم کا اختلاف ہے "

غ(342/2).

عتیاط اسی میں ہے کہ آپ غسل کر کے کلمہ پڑھیں، اور نکاح کے مسئلہ میں ہم نے جو تفصیل بیان کی ہے آپ اس پر عمل کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

132976